فتاویٰ امن پوری (قسط ⑧)

غلام مصطفیٰ ظہیر امن پوری

(سوال): کیا رضاعی بھتیجی سے نکاح جائز ہے؟

(جواب): رضاعی بھتیجی سے نکاح جائز نہیں۔ جو رشتے نسب سے حرام ہوتے ہیں، وہی رشتے رضاعت سے بھی حرام ہوتے ہیں۔

❁ نبی کریم ﷺ سے عرض کیا گیا کہ آپ حمزہ بن عبد المطلب رضی اللہ عنہ کی بیٹی سے نکاح کر لیں۔فرمایا: وہ تو میری رضاعی بھتیجی ہیں۔(صحیح بخاری: ۵۱۰۰)

(سوال): کیا محض دودھ پلانے والی عورت کی گواہی سے رضاعت ثابت ہو جائے گی؟

(جواب): جی ہاں، اس کے لیے گواہ ضروری نہیں۔

❁ ایک عورت کی گواہی سے نبی کریم ﷺ نے دو میاں بیوی کے درمیان رشتہ ازدواج ختم کروادیا تھا اور انہیں بہن بھائی بنا دیا تھا۔(بخاری: ۲۶۴۰)

(سوال): ترکہ یا وراثت کی تقسیم کا کیا طریقہ ہے؟

(جواب): متروکہ مال جو میت کی ملکیت میں تھا، اس کی تقسیم کچھ اس ترتیب سے ہوگی؛ ① تجہیز و تکفین کی تیاری (اگر کوئی دوسرا نہ دے، تو) ② قرض کی ادائیگی (اگر میت کے ذمہ کچھ قرض ہے۔) ③ اگر کوئی وصیت کی ہے، تو کل ترکہ سے زیادہ سے زیادہ ایک تہائی کی وصیت نافذ کر دی جائے۔ ④ باقی جتنا مال بچے، اسے ورثاء میں تقسیم کر دیا جائے۔

(سوال): والد کی زندگی میں کیا اولاد وراثت کا مطالبہ کر سکتی ہے؟

(جواب): وراثت میت کی ہوتی ہے، البتہ زندہ انسان اپنی اولاد کو ہبہ کر سکتا ہے۔ ہبہ

کی صورت میں بیٹے اور بیٹیوں کا حصہ برابر برابر ہوگا۔ مگر اولاد والد سے اس کے مال کا مطالبہ نہیں کرسکتی۔ وہ اپنے مال میں تصرف کا پورا حق رکھتا ہے۔

سوال: میرا لاولد شوہر فوت ہوا، میں نے عدت پوری کر لی، کیا میرے شوہر کے مال سے میرا حصہ ہے؟

جواب: جی ہاں۔

سوال: کیا لے پالک بیٹی کا شرعا وراثت میں حق ہے؟

جواب: نہیں۔ البتہ مرنے والا اس کے حق میں وصیت کرسکتا ہے۔

سوال: کیا کتابیہ عورت مسلمان میت کی وارث بن سکتی ہے؟

جواب: نہیں بن سکتی۔ مسلمان کا وارث مسلمان ہی بن سکتا ہے۔

سوال: کیا جنابت کی حالت میں قرآن کریم کی تلاوت کی جاسکتی ہے؟

جواب: جنبی قرآن کریم کی تلاوت نہیں کرسکتا۔ جنبی کا حکم حائضہ والا ہے، البتہ ذکر واذکار کرسکتا ہے۔

سوال: ﴿فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ﴾ کا جواب دینا کیسا ہے؟

جواب: ثابت نہیں۔ اس بارے میں سنن ترمذی (۳۲۹۱) وغیرہ میں روایت آتی ہے۔ اس کی سند ضعیف ہے۔ زہیر بن محمد سے اہل شام کی روایت ضعیف ہوتی ہے۔ ولید بن مسلم شامی ہیں، لہٰذا یہ روایت ضعیف ہے۔

سوال: تلاوت قرآن اور درس و وعظ میں لاؤڈ اسپیکر کا استعمال کیسا ہے؟

جواب: ہمارے مطابق لاؤڈ اسپیکر کا استعمال مسجد کی حد تک ہونا چاہیے۔ باہر والے اسپیکر صرف اذان یا اعلان کے لیے استعمال ہوں۔ درس و وعظ کے لیے باہر والے اسپیکروں

کا استعمال مناسب نہیں ہے۔ کیونکہ پاکستان میں مختلف مکاتب فکر کے لوگ اور ان کی عبادت گاہیں موجود ہیں۔ ہر ایک اپنی بات کرے گا، تو اس سے انتشار وخلفشار پھیلے گا۔

سوال: مسجد کی دیواروں اور ستونوں کا ملبہ جو قابل استعمال یا فروخت نہیں ہے، کو ذاتی استعمال میں لانا کیسا ہے؟

جواب: مسجد کی انتظامیہ کی اجازت سے ذاتی استعمال میں لایا جا سکتا ہے، بہتر ہے کہ وہ اس کا کچھ نہ کچھ معاوضہ دے دے، تاکہ لوگوں کی باتوں سے بچا جا سکے۔

سوال: زائرین مزاروں کو چومتے ہیں، یہ عمل شریعت کی رو سے کیسا ہے؟

جواب: بزرگان دین کی قبروں پر تعمیر کرنا ناجائز وحرام ہے۔ قبروں یا مزاروں کو چومنا بھی ناجائز وحرام ہے، بلکہ یہ دونوں کام کافر قوموں کا شعار ہیں۔

سوال: مروجہ فاتحہ کی شرعی حیثیت کیا ہے؟

جواب: ہمارے ہاں یہ رواج ہے کہ تین دن سوگ میں بیٹھا جاتا ہے، جسے ہم اپنی زبان میں ''پھوڑی'' کہتے ہیں۔ اس کی کوئی اصل نہیں ہے۔ کیونکہ اسلام میں مردوں کے لیے سوگ نہیں ہے۔ ہر ایک آتے وقت اور جاتے وقت وہاں اجتماعی ہیئت سے ہاتھ اُٹھا کر فاتحہ پڑھتا ہے۔ اس کی کوئی اصل نہیں۔ فاتحہ میں میت کے لیے کچھ نہیں ہے۔ مرنے والا مؤحد ہو، تو اس کے حق میں انفرادی یا اجتماعی دعا کی جائے گی، مگر اس کے لیے دن یا وقت کو خاص کرنا اسے بدعت بنا دے گا۔

سوال: میں ایک لڑکی کو پسند کرتا ہوں، وہ بھی مجھے پسند کرتی ہے۔ ہم دونوں نے شادی کی قسم اٹھا رکھی ہے کہ ہم کہیں اور شادی نہیں کریں گے۔ شریعت کیا کہتی ہے؟

جواب: ماں باپ کی رضامندی سے شادی کر لیں۔ کہیں اور بھی شادی کر سکتے ہیں،

مگراس صورت میں دونوں کوقسم کا کفارہ ادا کرنا ہوگا۔

(سوال): میرا شوہر شکی مزاج ہے، بات بات پرقسم لیتا ہے، کیا میں اسے مطمئن کرنے کے لیے قرآن کی قسم کھا سکتی ہوں؟

(جواب): اس صورت حال میں قرآن کی قسم اٹھائی جاسکتی ہے۔

(سوال): میرے شوہر نے مجھے فون پر طلاق دی اور پھر فون پر ہی رجوع کرلیا، کیا شرعاً ایسا کرنا درست ہے؟

(جواب): درست ہے۔فون پر رجوع کیا جاسکتا ہے۔

(سوال): میں نے اپنی بیوی کو طلاق دی اوراب رجوع کرنا چاہتا ہوں، مگر بیوی کے والدین راضی نہیں، کیا مجھے رجوع کا حق حاصل ہے؟

(جواب): طلاق اور رجوع خاوند کا حق ہے۔اس میں بیوی یا بیوی کے والدین کی رضا مندی ضروری نہیں۔

(سوال): شوہر بیوی سے بات بات پر قسمیں لیتا ہے، کیا بیوی کے والدین شوہر سے اس بات پر قسم لے سکتے ہیں کہ وہ آئندہ قسمیں نہیں لے گا؟

(جواب): جی ہاں، اس پر قسم لے سکتے ہیں۔

(سوال): مسجد یا مدرسہ کا چندہ کرنے پر حق خدمت کا مطالبہ کرنا کیسا ہے؟

(جواب): درست ہے۔ چندہ جمع کرنے والے کو چاہیے کہ پہلے سے فیصد طے کرلے، اس کا فائدہ یہ ہوگا کہ وہ دیانت اور محنت سے چندہ جمع کرے گا۔

(سوال): کیا عصری علوم کے ماہرین بھی قرآن وحدیث میں بیان کردہ فضلیت علم کے حق دار ہیں؟

(جواب): قرآن وسنت میں جس علم کی فضیلت بیان ہوئی ہے، وہ علم وحی ہے، دنیاوی علوم بھی اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہیں، مگر یہ فنون ہیں۔

(سوال): مقررہ تعداد میں ورود وظائف اور تسبیحات واذکار پڑھے جا سکتے ہیں؟

(جواب): جن اذکار کی مقرر تعداد احادیث میں مذکور ہے، ان کی پابندی کر لی جائے، باقی ورود وظائف کے لیے تعداد مقرر کرنے کی ضرورت نہیں۔

(سوال): سجدہ تلاوت والی آیت کو بار بار پڑھا جائے، تو کیا ہر بار سجدہ کرنا ہوگا؟

(جواب): سجدہ تلاوت مستحب سنت ہے، واجب نہیں۔ جس نے بار بار سجدہ والی ایک ہی آیت پڑھنی ہو، وہ پہلی بار سجدہ کر لے، اسے کفایت کر جائے گا۔ اسی طرح حفظ کرنے والے بچے اور اساتذہ ایک ہی بار سجدہ کر لیں۔ اگر نہ بھی کریں، تو حرج نہیں۔

(سوال): جو بچے قرآن کریم حفظ کرتے ہیں، ان کی کل تلاوت کو جمع کر کے ایک قرآن بنا کر ایصال ثواب کے لیے دیا جاتا ہے، اس کی شرعی حیثیت کیا ہے؟

(جواب): شرعا ایسا کرنا درست نہیں۔ اگر ایصال ثواب چاہتے ہیں، تو ان بچوں پر خرچ کریں، ان کی اعانت کریں، تو اجر پائیں گے۔

(سوال): اہل کتاب کون ہیں؟

(جواب): علامہ شیخی زادہ حنفی رحمہ اللہ (۱۰۷۸ھ) لکھتے ہیں:

كُلُّ مَنْ يَعْتَقِدُ دِينًا سَمَاوِيًّا وَلَهُ كِتَابٌ مُنَزَّلٌ كَصُحُفِ إِبْرَاهِيمَ وَشِيثٍ وَزَبُورِ دَاوُد عَلَيْهِمُ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ فَهُوَ مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ فَيَجُوزُ مُنَاكَحَتُهُمْ وَأَكْلُ ذَبَائِحِهِمْ.

''جو کسی آسمانی دین کے معتقد ہوں اور ان میں کوئی کتاب نازل ہوئی ہو، مثلاً

ابراہیم وشیث علیہما السلام کے صحائف اور داود علیہ السلام پر نازل ہونے والی کتاب زبور وغیرہ۔تو وہ اہل کتاب ہیں، ان کی عورتوں سے نکاح جائز ہے اوران کا ذبیحہ کھانا حلال ہے۔''

(مَجمع الأنهر :328/1)

سوال: کھڑے ہوکر کھانے پینے کا کیا حکم ہے؟

جواب: کھڑے ہوکر کھانا پینا جائز ہے، البتہ بیٹھ کر کھانا پینا بہتر ہے۔

سوال: کیا جوتا اُتار کر کھانا کھانا سنت ہے؟

جواب: جوتا اُتار کر کھانا کھانا سنت نہیں۔اس بارے میں سنن دارمی (۲۱۲۵) اور مستدرک حاکم (۳/۳۵۱، ۴/۱۱۹) وغیرہ میں روایت آتی ہے۔اس کی سند سخت ضعیف ہے۔اس میں موسیٰ بن محمد بن ابراہیم تیمی ''ضعیف ومتروک اورمنکر الحدیث'' ہے۔

❁ حافظ ذہبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

أَحْسِبُهُ مَوْضُوعًا، وَإِسْنَادُهُ مُظْلَمٌ .

''میرا خیال ہے کہ یہ روایت جھوٹی ہے۔اس کی سند اندھیری ہے۔''

اس روایت کی دوسری سند مسند ابی یعلی (۴۱۸۸) وغیرہ میں آتی ہے۔ یہ بھی سخت ضعیف ہے۔داود بن زبرقان ''متروک'' ہے۔

البتہ جوتا اُتار کر کھانا کھانا چاہیے کہ اس میں اطمینان اورنفاست ہے۔

سوال: حد قذف کیا ہے؟

جواب: مسلمان پر زنا کی تہمت لگانا قذف ہے۔اس کی شرعی حد اَسی کوڑے ہے۔

سوال: اگر کوئی مسلمان نماز بھی پڑھتا ہے، قرآن بھی پڑھتا ہے، وہ سمجھتا ہے کہ ہم

بظاہر مسلمان نظر نہیں آتے، ہمارا کردار و عمل بھی اچھا نہیں ہے۔ جب کسی سے ملتا ہے، تو کہتا ہے کہ میں ہندو ہوں۔ تو ایسے شخص کا کیا حکم ہے؟

جواب: یہ شخص اپنی زبان سے کفر کا اقرار کر رہا، اقرار کفر بھی کفر ہوتا ہے۔ نیز یہ اسلام کی توہین کا مرتکب ہے۔ اس پر تجدید ایمان ضروری ہے۔

سوال: بوسیدہ اور ناقص قرآنی نسخہ جات اور اوراق قرآنی کا کیا کرنا چاہیے؟

جواب: قرآن کریم اللہ تعالیٰ کا حقیقی کلام ہے۔ اس کا احترام فرض ہے، قرآن کریم کی صیانت و حفاظت مومن کا فریضہ ہے۔ اس کی توہین و اہانت کفر ہے، البتہ قرآن کریم کے اوراق انتہائی بوسیدہ ہو جائیں، پڑھنے کے لائق نہ رہیں، انہیں کسی ایسی زمین میں دفن کر دیا جائے، جہاں ان کی بے حرمتی کا شائبہ نہ ہو۔ یا کسی غیر آباد کنواں میں ڈال دیا جائے۔ اگر ایسا ممکن نہ ہو، تو ان اوراق کو جلا دینے میں کوئی حرج نہیں، وہ خاک دفن کر دی جائے۔ اس میں چونکہ قرآن کریم کی تحقیر کا قصد نہیں ہے، بلکہ اس کی حفاظت اور احترام پیش نظر ہے۔ جمہور علمائے اسلام کی یہی رائے ہے۔

سوال: ایک شخص نے مکان خریدا، اس کی قیمت بھی ادا کر دی، اس ملک کے قانون کے مطابق تین سال تک خریدار نہ وہ مکان اپنے نام کرا سکتا ہے اور نہ کسی کو بیچ سکتا ہے، ابھی دو سال ہی گزرے ہیں کہ حکومت نے اس علاقے کے مکانات گرا کر دگنی قیمت دینے کا فیصلہ کیا ہے، مکان چونکہ ابھی تک بیچنے والے کے نام ہی ہے، اس لیے وہ کہتا ہے کہ یہ رقم میں وصول کروں گا، کیونکہ مکان میرے نام ہے، شرعا اس کا کیا حکم ہے؟

جواب: شریعت میں لین دین اور خرید و فروخت میں زبان کا اعتبار ہے، قوانین ہر ریاست کے مختلف ہو سکتے ہیں۔ شریعت کی رو سے خریدار اس مکان کا مالک ہے، کیونکہ اس

نے قیمت ادا کر دی ہے، اگر چہ سرکاری طور پر مالک نہیں بنا، لیکن شرعا مالک بن چکا ہے۔ لہٰذا خریدنے والا ہی اس رقم کا حق دار ہے اور بیچنے والے کا اس رقم میں کوئی حصہ نہیں۔

سوال: اگر کوئی انسان یہ کہے کہ ''میں اپنے مرشد کے فرمان کے آگے (معاذ اللہ) تمام عالموں اور مفتیوں کے فتووں کو جوتے کی نوک پر اڑاتا ہوں۔'' اس کا کیا حکم ہے؟

جواب: یہ اس کی جہالت و ضلالت ہے۔ ایسا کلام انسان کو کفر تک لے جاتا ہے، لہٰذا اس سے اجتناب ضروری ہے۔ سوچ سمجھ کر حکمت و دانائی پر مبنی بات کرنی چاہیے۔ اس میں اہل علم کی تحقیر اور استخفاف ہے۔

۞ علامہ شیخی زادہ حنفی رحمہ اللہ (۱۰۷۸ھ) لکھتے ہیں:

اَلْاِسْتِخْفَافُ بِالْأَشْرَافِ وَالْعُلَمَاءِ كُفْرٌ .

''شرفا اور علما کا استخفاف کرنا باعث کفر ہے۔''

(مَجمع الأنهر :695/1)

سوال: اولیائے کرام کی قبروں پر سجدہ کرنا کیسا ہے؟

جواب: حرام ہے۔ بت پرستی کی ابتدا یہی ہے۔

۞ علامہ شامی حنفی رحمہ اللہ (۱۲۵۲ھ) نقل کرتے ہیں:

إِنَّ أَصْلَ عِبَادَةِ الْأَصْنَامِ اتِّخَاذُ قُبُورِ الصَّالِحِينَ مَسَاجِدَ .

''بت پرستی کی اصل نیک لوگوں کی قبروں کو سجدہ گاہ بنانا ہے۔''

(فتاویٰ شامی :380/1)

سوال: اگر کوئی کہے کہ ''میرے باپ کی بات کا درجہ نبی کی بات سے کم نہیں ہے۔'' اس کا کیا حکم ہے؟

(جواب): یہ کلمہ کفر ہے۔ اگر یہ جملہ جہالت وضلالت کی بنا پر صادر ہوا ہے، تو اس سے توبہ کروائی جائے گی، ورنہ وہ کافر ہو جائے گا۔

(سوال): امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی توہین پر مبنی نصابی کتب کا کیا حکم ہے؟

(جواب): امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کاتب وحی، خال المومنین اور بے شمار فضائل کے حامل صحابی ہیں۔ جن کتب میں آپ رضی اللہ عنہ کی توہین پر مبنی لٹریچر موجود ہے، تو سرکاری اداروں کو چاہیے کہ اس لٹریچر کو ختم کیا جائے اور اس کے تمام نسخہ جات تحویل میں لے لیے جائیں۔ اور اسے لکھنے والوں اور چھاپنے والوں کے خلاف قانونی کارروائی کی جائے۔

علاوہ ازیں طلبا اور عوام کو چاہیے کہ سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے متعلق بیان کردہ اشکالات کے متعلق جید اہل علم سے دریافت کریں، تاکہ عقیدہ وایمان سلامت رہے۔

صحابہ کرام کے حوالے سے اکثر وبیشتر نامناسب باتیں تاریخ کا حصہ ہیں، جس میں روافض کا عمل دخل ہے۔ لہٰذا تاریخ کے مطالعہ میں احتیاط کریں۔ وہی علما اس میں بات کریں، جو سند کا علم رکھتے ہیں۔ دینی مدارس میں پڑھائی جانے والی کتاب تاریخ الاسلام وغیرہ کتابیں بھی غیر مستند تاریخی روایات پر مشتمل ہیں۔ جن سے صحابہ کی تنقیص کا پہلو نکلتا ہے، ان سے اجتناب کرنا چاہیے یا کتاب کے کمزور پہلوؤں کی نشاندہی کرنی چاہیے۔

(سوال): کوئی غیر مسلم کلمہ پڑھ لے، مگر کفر کے افعال واقوال نہ چھوڑے اور ارکان اسلام کا پابندی بھی نہ کرے، دین بھی نہ سیکھے، تو اس کا کیا حکم ہے؟

(جواب): ایسا شخص کافر کا کافر ہے۔ محض زبانی کلامی کلمہ پڑھ لینا کافی نہیں۔ ایسے شخص سے رشتہ ناطہ کرنا جائز نہیں۔

(سوال): ایک مسلمان اپنے عیسائی دوست کی ترغیب پر گرجہ میں جاتا ہے اور ان کے

ساتھ مل کر انہی جیسی عبادت کرتا ہے، اس کا کہنا ہے کہ وہ اپنے ایمان پر قائم تھا، ان کی دلجوئی کے لیے اس نے ایسا کیا، اس شخص کا کیا حکم ہے؟

(جواب): اس میں اسلام کی ناقدری ہے اور کافروں کی عبادات میں ان کی دلجوئی کفر ہے۔ بے شک اس کا دعویٰ یہ ہے کہ ایمان پر قائم تھا، مگر اس نے کافروں جیسی عبادت کر کے کفر کا ارتکاب کیا ہے۔ اس سے توبہ کروائی جائے گی، ورنہ وہ کافر ہو جائے گا۔

(سوال): کیا غسل کے بعد وضو کرنا ضروری ہے؟

(جواب): اگر غسل سے پہلے وضو نہیں کیا، تو نماز کے لیے غسل کے بعد وضو ضروری ہے۔ اگر غسل سے پہلے وضو کیا، تو غسل کے بعد وضو کی ضرورت نہیں۔

(سوال): زمانے کو برا بھلا کہنے کی ممانعت آئی ہے، تو کیا کوئی زمانہ برا نہیں ہوتا؟

(جواب): سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''زمانے کو برا بھلا مت کہیں، اللہ تعالیٰ ہی وقت (کو الٹ پلٹ کرنے والا) ہے۔''

(صحیح مسلم: 2246)

''دھر'' زمانے اور وقت کو کہتے ہیں۔

زمانے کا نظام اللہ کے ہاتھ میں ہے، وہ اسے جیسے چاہتا ہے، بدلتا رہتا ہے۔ زمانے کو برا بھلا کہنے سے منع کیا گیا ہے۔ زمانے کو گالی دینا حرام ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ کو ایذا دینا ہے، کیونکہ اللہ تعالیٰ ہی زمانے کا خالق ہے، حقیقت الامر میں دہر (زمانہ) کسی شے کا مالک نہیں، نہ ہی کچھ کر سکتا ہے، زمانے میں جو کچھ ہوتا ہے، وہ اللہ تعالیٰ کی مشیئت سے ہوتا ہے۔

زمانے کو برا کہنے کی ممانعت آئی ہے۔ جبکہ بعض احادیث میں قیامت سے پہلے زمانے کی مذمت بھی وارد ہوئی ہے۔ اس کا یہ مطلب ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس زمانے

کے بارے میں خبر دی ہے کہ اس میں ایسے لوگ پیدا ہوں گے، ان کے یہ اعمال ہوں گے۔ اس سے حقیقت میں زمانے کی مذمت نہیں، بلکہ ان لوگوں کی مذمت ہے، جو اس زمانے میں ہوں گے۔ زمانہ تو ایک جیسا ہے، اس میں لوگ بدلتے رہتے ہیں۔ اچھے لوگ ہوں، تو اچھا زمانہ کہلاتا ہے، برے لوگ ہوں، تو اسے برا زمانہ کہہ دیا جاتا ہے، جیسے دورِ جاہلیت۔ اب اس کا مطلب یہ ہے کہ ایسا دور، جس میں جاہل لوگ گزرے ہوں۔ اسی طرح نبی کریم ﷺ کا زمانہ سب سے بہترین ہے، کیونکہ اس میں سب سے بہترین ہستی موجود تھی، اسی طرح صحابہ و تابعین وغیرہ کا دور خیر القرون سے موسوم کیا گیا ہے، اس کی بھی یہی وجہ ہے۔

سوال: کیا کسی مرتد مرد کا نکاح مسلمان عورت سے اور مرتد عورت کا نکاح مسلمان مرد سے ہوسکتا ہے؟

جواب: نہیں ہوسکتا۔ علامہ شیخی زادہ حنفی رحمہ اللہ (۱۰۷۸ھ) لکھتے ہیں:

لَا يَصِحُّ تَزَوُّجُ الْمُرْتَدِّ وَلَا الْمُرْتَدَّةِ أَحَدًا مِنَ الْمُسْلِمِينَ لِإِجْمَاعِ الصَّحَابَةِ رِضْوَانُ اللّٰهِ تَعَالٰى عَلَيْهِمْ أَجْمَعِينَ .

''کسی مرتد مرد یا عورت کا کسی مسلمان (مرد یا عورت) سے نکاح نہیں ہوسکتا، اس پر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا اجماع ہے۔'' (مَجمع الأنهر :373/1)

سوال: آیت ﴿إِنْ تَتُوبَا إِلَى اللّٰهِ فَقَدْ صَغَتْ قُلُوبُكُمَا﴾ کا مفہوم کیا ہے؟

جواب: اس آیت کا ترجمہ یہ ہے: ''اگر تم دونوں (عائشہ وحفصہ رضی اللہ عنہما) اللہ کی طرف رجوع کرلو، (تو بہت اچھا ہے۔) تم دونوں کے دل مائل ہو چکے ہیں۔''

اس اور ان سے پہلی آیات میں شہد والے واقعہ کی طرف اشارہ ہے۔

جب رسول اللہ ﷺ نے خود پر شہد منع کرلیا، جس کا سبب یہ ہوا کہ سیدہ عائشہ اور سیدہ

حفصہ رضی اللہ عنہا نے باہم مشورہ کیا کہ نبی کریم ﷺ زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا کے ہاں جاتے ہیں اور وہاں شہد پیتے ہیں۔ اگر ہم میں سے کسی کے پاس تشریف لائیں گے، تو آپ ﷺ سے کہیں گے کہ آپ سے مغافیر کی بو آرہی ہے۔ دونوں نے ایسا ہی کیا، تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا: میں نے تو شہد پیا ہے، آج کے بعد نہیں پیوں گا۔

یاد رہے کہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا اور سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا کا مقصد نبی کریم ﷺ کو تکلیف دینا نہ تھا، بلکہ مقصد یہ تھا کہ آپ ﷺ زینب رضی اللہ عنہا کی بجائے ہمارے پاس وقت گزارا کریں، جیسے سوتنوں کی کوشش ہوتی ہے۔ دونوں کا ارادہ اچھا تھا، مگر طریقہ درست نہ تھا۔ اس لیے اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ ان دونوں کو توبہ کرنی چاہیے، کیونکہ ان کے دل مائل ہو چکے ہیں۔ یعنی انہیں جو مقام و منزلت حاصل ہے، اس سے مائل ہو چکی ہیں۔ دونوں ازواج نے یقیناً توبہ کر لی تھی، کیونکہ ان کے مقام و مرتبے کو یہی لائق ہے۔

یہاں ﴿صَغَتْ﴾ کا معنی مائل ہونا ہے، مفسرین نے یہی کہا ہے۔ امام بخاری رحمہ اللہ نے بھی یہی معنی ذکر کیا ہے۔ (صحیح بخاری، قبل حدیث: ۴۹۱۵)

اس کا یہ معنی کرنا کہ نعوذ باللہ ان دونوں کے دل ٹیڑھے ہو چکے تھے اور کفر کی طرف مائل ہو چکے تھے، نبی کریم ﷺ کی گستاخی ہے۔ کیونکہ اس واقعہ کے بعد نبی کریم ﷺ نے انہیں اپنے عقد میں رکھا، جبکہ مرتد ہونے سے نکاح ٹوٹ جاتا ہے، اسے اپنے عقد میں رکھنا اور اس سے تعلق رکھنا کسی مؤمن کو جائز نہیں، چہ جائیکہ نبی کریم ﷺ کے متعلق ایسا سوچا بھی جائے۔ لہٰذا جو لوگ اس آیت کا معنی کفر کی طرف مائل ہونا کرتے ہیں، انہیں اپنے ایمان کی فکر کرنی چاہیے۔